DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.20531313

Volume. 4, issue No. 6 (2026)

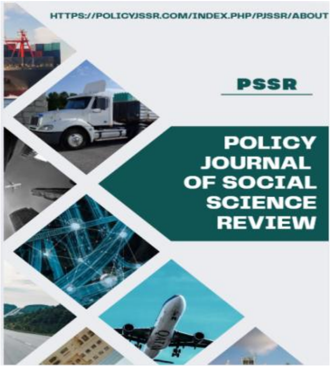

Policy Journal of Social Science Review

ISSN Online:3006-4635

ISSN Print: 3006-4627

ENVIRONMENTAL CRITICISM: INTRODUCTION AND ANALYSIS

ماحولیاتی تنقید:تعارف و تجزیہ

Dr. Parveen Kallu[1], Dr. Saira Irshad[2], Dr. Muhammad Rahman* [3]

[1]*Associate Professor Urdu Department , Government College University Faisalabad*

[2]*Assistant Professor, Urdu Department Government Sadiq College Women University Bahawalpur*

[3]*Assistant Professor Urdu Department Hazara Univetsity Mansehra.*

drmrehman75@gmail.com[1]

Article Details

Received on 2 May, 2026

Accepted on 28 May, 2026

Published on 3 June , 2026

Copyright @Author

Corresponding Author: *

Dr. Muhammad Rahman*

ABSTRACT

Eco criticism is a modern branch of literary criticism that studies the relationship between literature and the environment. The main purpose of this criticism is to examine how nature, the environment, the land, animals, trees, rivers, and human behavior are presented in literary works. Eco criticism considers the relationship between humans and nature not only as an aesthetic issue but also as a social, moral, and cultural issue. Eco criticism emerged as a formal literary theory in the last decades of the twentieth century. Industrial development, environmental pollution, deforestation, climate change, and the destruction of natural resources forced writers and critics to consider environmental issues. Thus, the role of nature in literature and the effects of human behavior have gained new importance. According to this theory, man is not the owner of nature, but rather a part of it. Eco criticism opposes the idea that man should use nature for his own needs. This theory emphasizes the importance of respecting nature, protecting the environment, and maintaining biological balance.

Key Words: *Eco criticism, Literary Criticism, twentieth century, Respecting nature, Protecting the environment, Maintaining biological balance.*

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.20531313

Volume. 4, issue No. 6 (2026)

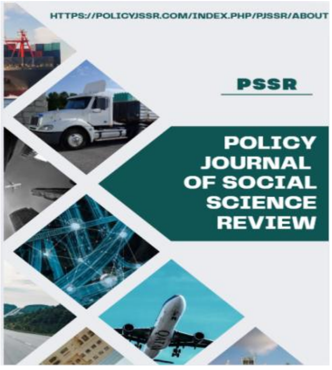

Policy Journal of Social Science Review

ISSN Online:3006-4635

ISSN Print: 3006-4627

ماحولیاتی تنقید کا نیا زاویہ نظر ہے اور اس پر ابھی محدود پیمانے پر کام ہوا ہے اور مزید کام کی گنجائش تاحال رہتی ہے۔اس سلسلے میں ڈاکٹر اورنگ زین نیازی کی کتاب "ماحولیاتی تنقید: نظریہ اور عمل" منظرِ عام پر آچکی ہے جس میں مختلف منتخب مضامین شامل ہیں۔ان میں شیرل گلاٹفیلٹی۔سکارٹ رسل سینڈرز، ولیم روئیکرٹ، مائیکل، میکڈوول اور گریگ گیراڈ کے بعض تحقیقی مضامین کے تراجم شامل ہیں۔اس کے علاوہ نسترن احمد فتیحی کی کتاب "ایکو فیمنزم اور عصری تانیثی اردو افسانہ" بھی جس میں اردو افسانے میں ماحولیاتی تانیثیت کی بحث کو سمیٹا گیا ہے۔زاہد حسین انجم کی مرتب کردہ کتاب "فرہنگ ماحولیات" بھی ماحول اور ماحولیات کے حوالے سے اہم ہے۔اس کتاب میں یونیورسٹی آف کیلی فورنیا کی نئی تحقیق کے عنوان سے بھی ایک مضمون شامل کیا گیا ہے۔

انسان اپنے صحت مند ماحول کی وجہ سے زندہ رہ سکتا ہے۔وجہ یہ ہے کہ موجودہ ماحولیاتی حالات تیزی سے انسان کو تباہی کی جانب لے کر جا رہے ہیں اور ہر جگہ براحال ہے۔مثلاً ابتدا میں گرمیاں اپریل سے شروع ہو کر اگست یا ستمبر تک چلی جاتی تھیں۔اب سردیوں کا موسم اپریل اور مئی تک چلا جاتا ہے۔دیگر یہ کہ پہلے بارشیں زیادہ تر ساون بھادوں میں مون سون کی شکل میں برستی تھیں۔لیکن اب صورتِ حال یہ ہے کہ کبھی کبھی تو سردیوں کے موسم میں مدھم بارش کی بجائے ایسی موسلادھار بارش برستی ہے کہ الامان۔ایسی طوفانی بارش آجاتی ہے کہ ان کے تیور خطرناک حد تک ڈرا دیتے ہیں۔نومبر اور دسمبر کے مہینوں میں ایسی گرمی پڑتی ہے کہ گویا موسم سرما ختم ہی ہو گیا ہے۔ایسی آندھیاں اور جھکڑ چلتے ہیں اور ایسی ژالہ باری ہوتی ہے کہ خوف سے ان کی سیٹی بج جاتی ہے۔آج کل گرمیاں مارچ سے شروع ہو کر نومبر اور کبھی کبھار دسمبر تک چلی جاتی ہیں۔یہ ساری تبدیلیاں موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے ہیں۔

انسان اپنے ماحول کی بقا کی بقا تو لڑ رہا ہے مگر دنیا کی آبادی میں اضافہ، مسائل میں اضافہ اور وسائل میں دن بہ دن کمی نے ہر ذی روح کو پریشان کر کے رکھ دیا ہے۔پچھلے سال متحدہ عرب امارات میں ایسی طوفانی بارش ہوئی تھی کہ پانی بڑی بڑی عمارتوں اور پلازوں میں جمع ہو گیا اور وہاں ایمرجنسی کے حالات بن گئے۔وہاں کے مکینوں کے مطابق وہاں پچھلے سو سال سے ایسی بارش نہیں ہوئی۔بلکہ وہ لوگ تو اس کو قیامت کی نشانی سمجھ کر بری طرح ڈرے ہوئے تھے۔ان حالات میں شاعر اور نثر نگار اپنے ماحول کی بقا کو یقینی بنانے کے لیے پوری طرح اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔خاص طور پر شعرا کے ہاں ماحولیاتی مسائل کو ہر سطح پر اجاگر کرنے کی کوشش ہوئی ہے۔اس سلسلے میں یہ بات ذہن نشین رہے کہ ہم نے مستقبل میں ماحول کو کیسے بچانا ہے۔یعنی آج ہم ماحول کو کیسے برتتے ہیں۔مختلف شعرا کے ہاں ماحول کے ساتھ لگے ہوئے بحران کو قاری کے سامنے رکھا۔وجہ یہ ہے کہ ادیب معاشرے کا حساس طبقہ ہوتا ہے جو ہر لحاظ سے معاشرے کو صحت مند بنانے کے لیے اپنا کردار ادا کرتا ہے۔آج کل ہمارے ارد گرد گندگی کے

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.20531313

Volume. 4, issue No. 6 (2026)

Policy Journal of Social Science Review

ISSN Online:3006-4635

ISSN Print: 3006-4627

ڈھیر پڑے ہیں۔ خوشبو تو دور کی بات تازہ ہوا کی دستیابی بھی اب ممکنات میں نہیں رہی ،ایسے میں لاتعداد ایسی بیماریاں جڑ پکڑ رہی ہیں جن کی وجہ سے انسانی صحت پر منفی اثرات پڑ رہے ہیں۔ گلستان اور بوستان جیسی خوب صورتیاں تو اب خواب و خیال بن کر رہ گئی ہیں۔ آب شاروں، چمن زاروں، صحن زاروں اور گلزاروں کے لیے اب ہمیں شمالی علاقہ جات کا سفر کرنا پڑتا ہے کہ یہ خوشیاں اور مزے اب ہمارے شہروں اور دیہاتوں سے روٹھ گئی ہیں۔

ماحولیات سائنس کی وہ شاخ ہے جو جان دار اجسام اور ماحول کے باہمی تعلق کی تفہیم کرنے میں مدد دیتی ہے۔ اس حوالے سے یہ بات ذہن میں رہے کہ سائنس دان جو اس تعلق کی تفہیم کرتے ہیں ماہرینِ ماحولیات کہلاتے ہیں۔ ہمارا کرۂ ارض متنوع اقسام کے جان داروں پر مشتمل ہے ان میں نباتات اور حیوانات کی الگ الگ حیثیت ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ چاہے وہ نباتات ہوں یا حیوانات، سادہ ہوں یا پیچیدہ ایک دوسرے کے بغیر جی نہیں سکتے۔ ہر ایک کو زندہ رہنے کے لیے دوسرے کا دست نگر رہنا پڑتا ہے۔ اس سلسلے میں یہ اقتباس قابلِ تحسین و آفرین ہے:

> "جانداروں کا گروہ خواہ وہ کثیر خلوی خاندان سے تعلق رکھتا ہو یا ایک خلوی چھوٹا ہو یا بڑا، سادہ ہو یا پیچیدہ کوئی بھی تنہا جیون نہیں بنا سکتا۔ ہر کوئی ایک دوسرے پر انحصار کرنے پر مجبور ہے۔ زندہ رہنے کے لیے ایک دوسرے کا مرہون ہونا پڑتا ہے اور اس ضمن میں اسے اپنے اردگرد یعنی ماحول کی بھی ہمہ وقت ضرورت رہتی ہے۔ جس پر اس کی زندگی کا انحصار ہوتا ہے۔ یہی ماحول ہے جس میں رہ کر وہ اپنی خوراک اور دیگر ضروریاتِ زندگی حاصل کرتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک ہرن کو لے لیجیے۔ اسے اپنی خوراک کے لیے کئی پودوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر پودے ماحول سے ختم ہو جائیں تو ہرن کو کسی ایسے علاقے کی طرف نقل مکانی کرنا ہو گی جہاں اسے اس کی خوراک کا حصول ممکن ہو اگر وہاں بھی اسے اپنی خوراک کے حصول کے موافق ماحول میسر نہیں آتا تو ہرن یقیناً اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ اس بات کے مصداق پودے بھی اپنی بقا کے لیے کئی جانداروں کے محتاج ہوتے ہیں۔ جانوروں کا فضلہ، مردہ جانوروں کی باقیات پودوں کو اضافی توانائی اور ایسے غذائی اجزا فراہم کرنے میں معاون ہیں جو نباتات کی حیات اور بقا کے لیے از حد ضروری ہے۔"(۱)

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.20531313
Volume. 4, issue No. 6 (2026)

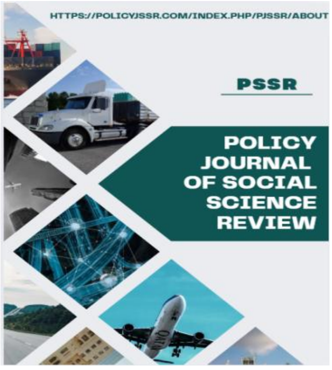

Policy Journal of Social Science Review

ISSN Online:3006-4635
ISSN Print: 3006-4627

ماحولیات کا دائرہ کار بہت وسیع ہو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماہرِ ماحولیات کو کیمیا، طبیعات، ارضیات، موسمیات اور بحریات کا علم رکھنا بھی ضروری ہے اور اسی سے واسطہ بھی پڑتا ہے۔ یعنی ، گرین ہاؤس ایفیکٹ، ارضیاتی تبدیلیوں، ماحولیاتی تبدیلیوں، (Acid Rain)اس میں تیزابی بارش آلودگی، جنگلوں کا کٹاؤ اور دیگر مسائل سمجھ آجاتے ہیں۔ ماحولیات کی دیگر تبدیلیاں جیسے گلیشیر کا پگھلنا، ارضی درجہ حرارت میں روز بروز اضافہ ،پینے کے پانی کا زیرِ زمین نیچے چلا جانا، دریاؤں کا رخ بدل جانا، زمین کا کٹاؤ، ساحلی پٹیوں کا کٹاؤ، زمین کی خشکی میں اضافہ ہونا ، یہ سارے مسائل ماحولیات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس حوالے سے یہ اقتباس ملاحظہ ہو :

> "ماحولیاتی نظام میں موسمی اعتبار سے روزانہ کی بنیاد پر تبدیلیاں کئی صدیوں سے ہو رہی ہیں۔ بعض اوقات یہ تبدیلیاں شدت سے بعض اوقات غیر یقینی طور پر وقوع پذیر ہوتی ہیں جب آگ جنگل کا جھلسا دیتی ہے یا پھر سمندری طوفان ساحل سے ٹکراتا ہے۔ لیکن روزانہ کی بنیاد پر تبدیلیاں خاص طور پر قدرتی غذائی چکر ماحولیاتی نظام میں اتنی لطیف ہوتی ہے کہ واضح نظر آتی ہیں۔ پودوں اور جانوروں اور اُن کے ماحول کے درمیان اس ظاہری استحکام کو فطرت کا توازن کہا گیا ہے۔ ماہرینِ ماحولیات تو طویل عرصہ تک ماحولیاتی نظام کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا ہے اور انھیں اپنے افکار میں کچھ تبدیلیاں کرنا پڑی ہیں۔"(۲)

ماحولیاتی تنقید کے حوالے سے ایک اور اقتباس یوں درج ہے :

> "ماحولیاتی تنقید ایک وسیع نقطہ نظر ہے جسے بہت سے دوسرے علومی حوالوں سے جانا جاتا ہے جن میں سبز مطالعے، ماحولیاتی شاعری اور ماحولیاتی ادبی تنقید شامل ہیں۔"(۳)

اس طرح کے الفاظ ایک اور نقاد کے بھی ہیں۔ وہ لکھتا ہے:

> "ماحولیاتی تنقید میں انسانی اور غیر انسانی فطری اور غیر فطری عناصر کے درمیان حدود و قیود کو ماحولیاتی بحران اور اس کے حل کے طور پر زیرِ بحث لایا جاتا ہے۔"(۴)

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.20531313
Volume. 4, issue No. 6 (2026)

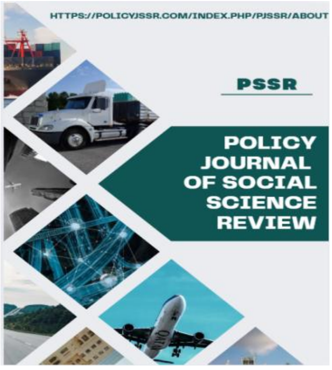

Policy Journal of Social Science Review

ISSN Online:3006-4635
ISSN Print: 3006-4627

اگر ہم ناصر عباس نیئر کی تعریف دیکھیں تو وہ زیادہ آسان اور قابل فہم ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"ماحولیاتی تنقید ،ادب اور طبعی ماحول کے ان رشتوں کا مطالعہ کرتی ہے، جن کا اظہار قدیم، کلاسیکی، جدید اور مابعد جدید ادب میں ہو اور ان امکانات کی طرف ہمیں متوجہ کرتی ہے کہ ادب کسی طور طبعی ماحول کی بقا و حفاظت میں ایسا کردار ادا کر سکتا ہے۔"(۵)

اوپر کی ساری تعریفوں سے جو نتائج ہمارے سامنے آتے ہیں وہ یہ ہیں:

"اول: ماحولیاتی تنقید ایک بین العلومی مطالعہ ہے۔

دوم: ماحولیاتی تنقید ایک جدید تنقیدی زاویہ نگاہ ہے جو ادب اور ماحول کے باہم تعلق کو متعین کرتا ہے۔

سوم: آبادی، سماج اور ماحولیاتی نظام ماحولیاتی تنقید کے اساسی پہلو ہیں۔

چہارم: ماحولیاتی تنقید کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ ہر شے دوسری شے سے مربوط ہے اور کرہ ارض پر صرف انسان ہی اہم نہیں بلکہ فطرت اور اس سے منسلک تمام اشیا کی اپنی اہمیت ہے اور ان کے اپنے احساسات ہیں اور زبان ہے۔"(٦)

اب ہم ماحولیاتی تنقید کی مروج اہم اصطلاحات پر نظر ڈالتے ہیں جو یہ ہیں:

ا۔ حیات مرکزیت/ بائیو سنٹی رزم (Biocentrism)

اس اصطلاح کے مطابق انسان کے حقوق اور ضروریات کرہ ارض پر بسنے والی دیگر مخلوقات سے زیادہ اہم نہیں ہیں۔ اس لیے اس اصطلاح کی مخالفت بھی بہت ہوتی ہے کہ یہ انسانی مخالف اصطلاح ہے۔ لیکن اصطلاح کے حامیوں کا خیال ہے کہ انسان ہی ماحول کو سب سے زیادہ نقصان دے رہا ہے جو درست بھی ہے کیوں کہ دنیا میں آنے والی جتنی بھی تباہیاں ہیں اس کا کم از کم اسی فی صد ذمہ دار انسان ہے۔ انسان ہی مظاہرِ فطرت کا اصلی دشمن ہے جس نے سائنس و ٹیکنالوجی کے ذریعے سے سب سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے اور اب بھی لگا ہوا ہے۔

۲۔ حیاتیاتی معاشرہ (Bio Community):

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.20531313

Volume. 4, issue No. 6 (2026)

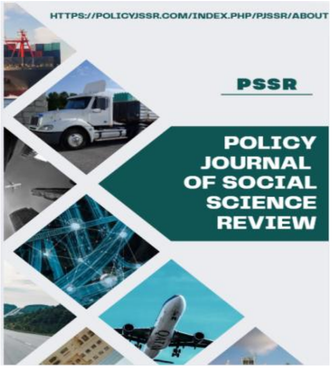

Policy Journal of Social Science Review

ISSN Online:3006-4635

ISSN Print: 3006-4627

زمین پر بسنے والے تمام جاندار جیسے نباتات، حیوانات بشمول بشریات ایک توازن قائم کرتا ہے اور یہ توازن ضروری بھی ہے جس میں وسائل اور کمیت میں توازن، پیداوار کے استعمال میں توازن اور فطرت کے متعدد طریقوں میں توازن ضروری ہے۔اس سلسلے میں ڈاکٹر اورنگ زیب نیازی کہتے ہیں:

"یہ اصطلاح (حیاتیاتی معاشرہ) وسیع معنوں میں استعمال ہوتی ہے۔تاہم اس کا سادہ مفہوم کسی خاص علاقے میں۔۔۔۔ کا گروہ ہے۔"(۷)

۳۔ پن نگاری (Wilderness Writing)

پن نگاری کا مطلب یہ ہے کہ جو بھی منظر ہو، کہسار ہو، جنگل ہو، صحرا ہو یا زمینی ٹکڑا ہو اس میں غیر کسی واسطے یا مصنوعی روشنی کا دوڑنا جس کا رقبہ ساٹھ میل ہو۔یا کسی پہاڑی کی چوتی پر کھڑا ہو کر نیچے نظر دوڑانا تاکہ جو درخت، جنگلی جانور مثلاً بندر، ہرن، گیدڑ، مور، چڑیا، فاختہ پر نظر دوڑانا پن نگاری کہلاتا ہے۔اس طرح سمندر کے کنارے کھڑے ہو کر دوسرے کنارے کے وسیع پاٹ اور سطح کو دیکھنا کہ اس میں موجود ساری آبی حیات نظر آئے، یہ بھی پن نگاری کہلاتا ہے۔بقول اورنگزیب نیازی اس سے مراد ایک ایسا منظر ہوتا ہے:

"ایک ایسی صنف ادب جو جدید صنعتی معاشرے کی شہری زندگی کے برعکس غیر آباد خطوں کی تصویر پیش کرتی ہو۔"(۸)

۴۔ مظاہر پسندی (Animism)

یہ لاطینی لفظ Anima سے ماخوذ ہے جس کے معنی کائنات کی ہر چیز روح رکھتی ہے چاہے وہ پتھر ہو، شجر ہو، پانی ہو، سمندر ہو، پودے ہوں یا نظر نہ آنے والے جاندار، حشرات یا بھنگے وغیرہ۔

دنیا کے دیگر مذاہب جیسے بدھ ازم، ہندوازم، شنتوازم، یہودیت، مسیحیت وغیرہ سب میں مظاہر پسندی کے آثار موجود ہیں، یعنی تمام اشیا لازمی روح رکھتی ہیں۔

۵۔ ماحولیاتی تانیثیت (Eco Feminism)

اس کو فطرت یا نیچر بھی کہا جا سکتا ہے۔اس کے تین اجزا ہیں۔

۱۔ تولید ۲۔ پرورش ۳۔ اپروچ

یعنی عورت تولید کرتی ہے وہ نیچر کے ساتھ کام کرنا چاہتی ہے۔اس کے برعکس مردان خصوصیات سے عاری ہوتا ہے۔طبعی ماحولیاتی تانیثیت کے حساب سے عورت اور نیچر کو مرد سے خطرہ ہے (استحصال) اس لیے ضروری ہے

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.20531313
Volume. 4, issue No. 6 (2026)

Policy Journal of Social Science Review

ISSN Online:3006-4635
ISSN Print: 3006-4627

کہ ماحول میں تانیثی رویوں کی ضرورت کو سمجھا جائے، اس طرح فطرت کا بچانا بھی ضروری ہے۔ تانیثی اندازِ فکر کو سمجھنے کے لیے تین پہلو نظر میں ہوں۔

۱۔ اول: نسوانی پیکر کہ عورت کی پیش کش کس طرح سے ہو، یعنی ادب میں فطرت کیسے پیش کی جائے۔

۲۔ دوم: تانیثی ادب کی روایت: یعنی ادب میں عورت کو از سرِ نو دریافت کرنا۔ یا فطرت کو بحال کرنا۔

۳۔ سوم: تانیثی تنقید کا نظری پہلو: یعنی ادبی کلامیے میں جنس اور صنف کی علامتی تشکیل۔

۶۔ بشر مرکزیت (Anthro Pocentrism)

یہ اصطلاح حیات مرکزیت کی ضد ہے۔ انسان کائنات کا مرکز و محور ہے، یعنی جتنی بھی اشیا مثلاً اصول، قوانین، تہذیبی معاشرے، طرزِ معاشرت اور اس کا ارتقا حتیٰ کہ فطرت اور فطرت کے عناصر بھی انسان کے تابع ہیں۔ یعنی انسان سب سے برتر و اعلیٰ ہے۔ اس سلسلے میں اورنگ زیب نیازی کہتے ہیں:

> "اس تصور کی اساس اس اعتقاد پر ہے کہ انسان کائنات کا مرکز اور واحد متکلم موضوع ہے۔ دماغ، زبان، شعور اور دوسری مبینہ صفات کی بنا پر اسے دیگر مخلوقات پر تفوق اور فضیلت حاصل ہے۔"(۹)

اس اصطلاح ہی کی وجہ سے ماحول میں عدم توازن پایا جاتا ہے۔ انسان فطرت کے ساتھ ناروا سلوک اسی وجہ سے کرتا رہتا ہے اور ماحولیاتی جنس کو خراب کرتا ہے۔ آلودگی پھیلاتا ہے اور دیگر مسائل کو جنم دیتا ہے۔

۷۔ مقاماتی ادب (Literature of Place)

یہ کسی مخصوص مقام، جگہ یا علاقے کا مخصوص ادب ہوتا ہے۔ مقاماتی اور مقامی ادب کو ایک ہی اصطلاح کے طور پر جانا جاتا ہے۔ جس میں کسی مخصوص علاقے کی تہذیب، ثقافت، طرزِ زندگی، تمدن اور ورثہ کا پہلو نمایاں طور پر جلوہ گر ہوتا ہے۔ اس طرح اس میں جغرافیائی عوامل بھی زیرِ بحث آتے ہیں۔ اس سلسلے میں اورنگ زین نیازی لکھتے ہیں:

> "مقاماتی ادب کسی مخصوص مقام کے فطری مظاہر، خصوصیات، حالات اور اس کی فطرت اور انسان کے باہمی تعامل اور اثر پذیری کا اظہار ہوتا ہے۔"(۱۰)

اگرچہ اس پر تعصب اور عصبیت کا الزام لگتا رہتا ہے مگر مقامی ادب میں اُس مخصوص مقام سے انسیت و رغبت، فطرت کے عناصر سے محبت، قربت اور ماحولیاتی فہم کو بیان کرنے والے سے اہمیت اجاگر کی جا سکتی ہے۔

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.20531313

Volume. 4, issue No. 6 (2026)

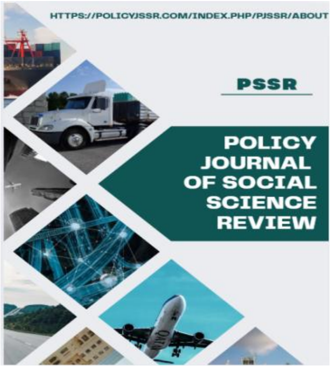

Policy Journal of Social Science Review

ISSN Online:3006-4635

ISSN Print: 3006-4627

یہ ایک فطری امر ہے کہ اپنے مخصوص علاقے کو بیان کرنے والا اس سے محبت کا اظہار کرے گا اور دوسرے علاقوں کے حوالے سے تعصب کا اظہار کرے گا تو یہ قدرتی امر ہے۔

۸۔ حیاتیاتی مقامیت (Bio Regionalism)

یعنی فطرت کے نظام کو بیان کرنا۔ اس طرح کسی ماحولیات فکر، کائنات میں فطرت، فطرت کے عناصر، رہن سہن، تمدن و کلچر اور زبان ایک مخصوص سیاسی نظام وضع کرتے ہیں۔ جس سے فطرت کی عکس بندی بھی ہوتی ہے اور فطرت کا لاحق خطرات کا پرچار بھی۔

۹۔ مابعد نوآبادیاتی ماحولیاتی تنقید (Post-colonial Fcocnticism)

نوآبادیاتی نظام کے بعد پیش آنے والے حالات کو نوآبادیاتی ماحولیاتی تنقید کہتے ہیں۔ یعنی اُس کے زیرِ اثر آنے والے علاقے کے تمدن، لٹریچر اور زبان پر ہونے والے اثرات کا جائزہ لینا۔

۱۰۔ راعیانیات (Pastoralism)

دیہات اور دیہی علاقوں سے فطری محبت اور تعلق کا مخصوص اظہار یہ راعیانیات کہلاتا ہے یعنی چرواہوں اور گڈریوں کا ایک جگہ یا مقام سے کسی اور چراگاہ اور سبزے اور پانی کی تلاش میں ہجرت کرنا۔

گڈریوں کا ایک مخصوص طرزِ زندگی ہوتا ہے اور وہ مخصوص چراگاہوں کی تلاش میں ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت میں ہوتے ہیں۔ اس طرح چرواہے بھی پانی اور سبزے کی تلاش میں ریوڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے کر جاتے ہیں۔ یہ ایک قدرتی عمل ہوتا ہے، جس سے جانوروں کی صحت پر بھی مثبت اثرات پڑتے ہیں اور اس طرح وہ جہاں بھی سبزہ دیکھتے ہیں اس پر جھپٹ پڑتے ہیں اور آزادی سے اپنی ضروریات کے مطابق پیٹ بھرتے ہیں۔ یہ چرواہے دن بھر ان کو مختلف صحراؤں اور بیابانوں سے گزار کر ایک مخصوص علاقے میں لے جا کر وہاں پڑاؤ ڈالتے ہیں اور اس طرح ان کے مقاصد پورے ہو جاتے ہیں۔

ماحولیاتی تنقید کی اب تک کی بحث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ اس کا مقصد ماحول کی حفاظت ہے۔ وجہ یہ ہے کہ آج کل ماحول ہی سب سے زیادہ تباہی و بربادی سے دوچار ہے۔ اسی وجہ سے دنیا میں تیزی سے منفی تبدیلیاں آ رہی ہیں جن کی وجہ سے ہر ذی روح فکر مند ہے۔

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.20531313

Volume. 4, issue No. 6 (2026)

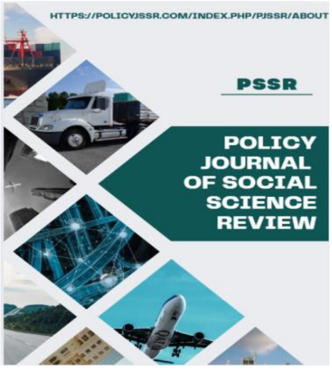

Policy Journal of Social Science Review

ISSN Online:3006-4635

ISSN Print: 3006-4627

حوالہ جات

۱۔ محمد بشارت، ادب اور ماحولیات: پاکستانی اردو نظم کا ماحولیاتی تنقیدی مطالعہ، (غیر مطبوعہ مقالہ)، نمل یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۰۳ء، ص ۷

۲۔ دی ورلڈ آف انسائیکلوپیڈیا، والیم ۶، لائبریری آف کانگریس، شکاگو امریکہ، ۲۰۰۱ء، ص ۵۶

۳۔ Ecocrrticism/w.w.w.adipinition . net/definition June 2021, 6:00pm

۴۔ www.owl purdueediu/ecoriti

۵۔ ڈاکٹر ناصر عباس نئیر، حرفِ اول، مشمولہ، ابتدائی، ماحولیاتی تنقید، از ڈاکٹر اورنگ زیب نیازی، اردو سائنس بورڈ، لاہور، ۲۰۱۹ء، ص ۱۵

۶۔ محمد بشارت، ادب اور ماحولیات: پاکستانی اردو نظم کا ماحولیاتی تنقیدی مطالعہ، ص ۱۲۸

۷۔ ڈاکٹر اورنگزیب نیازی، ماحولیاتی تنقید، اردو سائنس بورڈ، لاہور، ۲۰۱۹ء، ص ۲۳۷

۸۔ ایضاً۔ ص ۲۳۵

۹۔ ایضاً

۱۰۔ ایضاً، ص ۲۴۲